IDARA AL-ELM MEHDAVIA
ISLAMIC LIBRARY
CHANCHALGUDA, HYD-24.

انوار العیون

DONATED BY
Syed Peer Mohammed Ishaqi
S/o. Late Hazrath Syed Najmuddin

مولفہ

امیر الثقلین مجمع البحرین اشرف الطرفین سلطان الدین
حضرت بندگمیراں شاہ قاسم مجتہد الملتہ والدین

باہتمام
دارالاشاعت کتب سلف صالحین جمعیۃ مھدویہ
دائرہ زمستان پور مشیر آباد، حیدر آباد 500048

ہدیہ (٦) روپیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انوار العیون

الحمد لله الذی اظہر علینا مظہرین
من عبدین الکریمین الشریفین
المبجلین ومن وجود کلیھما ظہر
النبوۃ والولایۃ وھما محمد ان خاتمان
خاتم النبوۃ محمد رسول اللہ و خاتم الولایۃ
محمدن المہدی کما قسم اللہ فی القرآن
والتین والزیتون (جزء ۳۰ رکوع ۲۰) الرحمٰن
علم القرآن ۔ محمد صلی اللہ علیہ و سلم
خلق الانسان علمہ البیان (جز ۲۷ رکوع ۱۱)
ھوالمہدی علیہ السلام ۔ ورحمۃ اللہ علیہ
و علی عباد اللہ من الخلائق اجمعین
ثم انی اردت ان اجمع ماورد فی
شرف الوحدانیۃ والنبوۃ والولایۃ

تمام تعریف اللہ کیلئے سزاوار ہے جس نے دو کریم و
شریف و بزرگ مظہروں یعنی دو بندوں کو ہم پر ظاہر
فرمایا اور ان ہی دونو کے وجود سے نبوت اور ولایت
ظاہر ہوئی وہ دونو محمد اور سید محمد خاتمین ہیں خاتم نبوت
محمد رسول اللہ ہیں اور خاتم ولایت محمد مہدی موعود
ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے والتین (محمد رسول اللہ)
والزیتون (سید محمد مہدی موعود مراد اللہ) کی قسم
قرآن میں کھائی ہے ۔ رحمٰن نے محمد صلعم کو قرآن کی تعلیم
دی پیدا کیا انسان کو اس کو قرآن کے بیان کی تعلیم دی
وہ انسان مہدی علیہ السلام ہے اور رحمت
اللہ کی اس پر اور خلایق کے تمام بندگان صالحین
پر (اور دوسرے رسائل لکھنے کے بعد) پھر میں نے
اللہ کی وحدانیت اور نبوت و ولایت کے شرف کے

اللهم انصرمن عاون كنايات النبوة
والولاية وقد استجمعتها على ثلاث
اقسام . قسم فى الحمدات وقسم فى
المرسلات وقسم فى المجيات
سميتها انوارالعيون قسم الاولیٰ فى
الحمدات قال الله تعالیٰ ولقد
يسرنا القران للذكر فهل من مدكر
(جز ۲۷ ركوع ۸) فى توحيد . الحمد لله
رب العالمين . آں عالمیاں کہ ایزد
تعالی مع آدم علیہ السلام بجدہ ہزار عالم
آفریدشش ہزار برروی زمین و دوازدہ
ہزار دردریا و اویکیست لا شریک
لہ (جز ۸ رکوع ۷) چوں قل ھو اللہ احد
الاية فى التوحيد اهدنا الصراط المستقيم
بمعرفة الله و معرفة النبوة والولاية
انعمت عليهم كما انعمت المعرفة
على النبيين والصديقين والشهداء
وصالحين غير المغضوب عليهم
ولاالضالين . كما فرقهاء مضل من
امتداء حق بحكم الخبر عن النبیؐ
انه قال يكون من بعدى ثلث
وسبعون فرقة كلهم فى النار الا واحدهم
ينجى آمين بگرداں مارا در فرقہ ناجیہ
وناجی آنست کہ تصدیق و معرفت ولایت

متعلق جو باتیں آئی ہیں انکو جمع کرنیکا ارادہ
کیا یا اللہ تو مدد کر اسکی جس نے مدد کی نبوت
اور ولایت کے کنایات کی اور ان کو تین قسموں
پر منقسم کیا ہے ۔ پہلی قسم حمدات میں ہے دوسری
قسم مرسلات میں ہے اور تیسری قسم مجیات میں ہے
اس مجموعہ کا نام انوارالعیون رکھا ہے قسم اول
حمدات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور ہم نے آسان
کردیا قرآن سمجھنے کیلئے پس کیا کوئی ہے سوچنے والا
توحید میں تمام تعریف زیبا ہے اللہ ہی کے لئے
جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے وہ تمام عالم
کی چیزیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کے ساتھ اٹھارہ
ہزار مخلوق کو پیدا کیا جنمیں سے چھ ہزار مخلوق زمین
پر ہے اور بارہ ہزار دریا میں ۔ اور وہ خدا ایک ہی
ہے جس کا کوئی شریک نہیں ۔ مانند قل ھو اللہ احد الخ
کے توحید میں دکھا ہمکو سیدھا راستہ یعنی اللہ
کی معرفت اور نبوت و ولایت کی معرفت کا راستہ
دکھا ۔ جن کو تو نے عطا فرمایا جیسا کہ تو نے انبیاء
صدیقین شہداء اور صالحین کو معرفت عطا فرمائی
نہ ان کا راستہ جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوںکا
جیسا کہ بہتر فرقے ہدایت حق سے پھر گئے ہیں گی
اس حدیث کے حکم سے جو فرمایا کہ ۔ میرے بعد تہتر
فرقے ہوں گے وہ سب دوزخی ہیں مگر ان میں کا
ایک ناجی ہوگا آمین یا اللہ ہمکو فرقہ ناجیہ میں داخل
فرما اور ناجی فرقہ وہ ہے کہ حقتعالیٰ نے امام مہدیؑ

نبی آں کہ برامام مہدی حقتعالی عطا فرمود
فبای الاء ربکما تکذبان (جز ۲۷ رکوع ۱۱)
ودر شرف ولایت اوفبای حدیث
بعدہ یومنون . کسانیکہ متشکک بودند
ازیں سرباز کشیدند فباؤ بغضب
علی غضب (جزء ۱ رکوع ۱۱) وکسانیکہ اورا
بطوع منقاد شدند برشرف اودعا خواستند
بحضرت حق . ربنا اننا سمعنا منادیا
ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا
(جز ۲ رکوع ۱۱) بوحدانیة ذات المطلق
مع جمیع صفاتہ . ربنا فاغفرلنا ذنوبنا
و کفرعنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار
(جزء ۲ رکوع ۱۱) ایں عطا بجز عمل محالست
بداں سبب دوراہ برآمدہ یکے مرصاد اللہ
دیگر طریق خطوات الشیطن جزء ۲ رکوع ۵ پویند
انا هدیناه السبیل اما شاکروا
اما کفورا . (جزء ۲۹ رکوع ۱۹) راہ
کسیکہ بریاد خدا قرار نگرفت
ابی واستکبر وکان من
الکافرین (جزء ۱ رکوع ۳) ومن
یکفر بالایمان فقد حبط عملہ
(جز ۶ رکوع ۵) وکلام قدسی من
نسی ذکری فھومیت . اگر کسی عمدا
باز ماند حکم اومناع للخیر معتداثیم

کو نبی کی ولایت جو عطا فرمائی ہے اس کو پہچانے
اور تصدیق کرے ۔ تو کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار
کی جھٹلاوگے ۔ اور نبی کی ولایت کے شرف پر پھر
کس حدیث سے اس کے بعد ایمان لاوگے ۔ جو
شکی تھے تصدیق سے منہ پھیرے سو کھایا انہوں
نے غصہ پر غصہ اور جنہوں نے خوشی سے مہدی کی
اطاعت قبول کی خدا کے حضور مہدی کے شرف کا
اعتراف کیا کہ اے ہمارے رب ہم نے سنا ایک
منادی کو جو ایمان کی ندا کررہا تھا کہ ایمان لاؤ اپنے
رب پر تو ہم ایمان لائے خدا کی ذات مطلق کے ایک ہونے
پر اس کے تمام صفات کے ساتھ ۔ اے ہمارے
رب بخشدے ہمارے گناہ اور دور کر ہم سے ہماری
برائیاں اور ہمارا خاتمہ کر نیک لوگوں کے ساتھ
یہ عطا (نیک لوگوں کے ساتھ خاتمہ ہونا) عمل صالح
کے بغیر محال ہے اسی لئے دو راستے پیدا ہوئے
انمیں کا ایک مرصاد اللہ (اللہ کی گھات کا) اور
دوسرا شیطان کے قدموں پر چلنے کا راستہ ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اس کو (آدمی کو)
رستہ دکھایا تاکہ ہو شکر گزار (مومن سعید) یا
ناشکر (کافر شقی) جس کا راستہ خدائے تعالیٰ کے
ذکر پر برقرار نہوا ۔ انکار کیا اور غرور کیا اور کافر
بن گیا اور جو نہ مانے ایمان کی باتیں تو اس کا سب
کیا کرایا اکارت ہوا ۔ اور کلام قدسی ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ جس نے میرے ذکر کو بھولا پس وہ مردہ ہے

(جز ۲۹ رکوع ۳) چراکہ ہمہ قرآن را حضرت
مہدی علیہ السلام ناسخ فرمودہ اندکہ ہیچ
آیت منسوخ نیست ہمہ ناسخ است تا
قیامت و قرآن بر حاضر انست جدید الوحی
داند - برخی کسانی اند - یصدون
عن سبیل اللہ (جزء ۸ رکوع ۱۲) و دیگراں
را وعظ گوانند فرمان درحق اوشاں نیست
اتامرون الناس بالبرو تنسون
انفسکم و انتم تتلون الکتب افلا
تعقلون (جز ۱۱ رکوع ۵) نقل حضرت
میراں علیہ السلام است بازماندن باز
داشتن است خود باز ماند اگرچہ ہمہ
عالم راہ یابدایں راچہ سود - ومن احیا
ہافکانما احیا الناس جمیعا (جز ۶ رکوع ۹)
بریں معنی حضرت رسالت پناہ را حکم
آمد - اتل ما اوحی الیک من الکتب
واقم الصلوۃ ان الصلوۃ تنھی عن
الفحشاء و المنکرو لذکر اللہ اکبر
(جزء ۲۱ رکوع ۱) وآمنوا بما انزلت
مصدقا لما معکم ولا تکونوا اول
کافربہ (جزء ۱ رکوع ۵) ای بالقرآن
و صاحب النبوۃ والشریعۃ وصاحب
الولایۃ والحقیقۃ ۔ ولا تشتروا بایاتی
ثمنا قلیلا (جزء ۱ رکوع ۵) فبئس مایشترون

اگر کوئی شخص خداتعالی کے ذکر سے عمداً باز رہا
تو اس کا حکم نیک کام سے روکنے والا حد سے بڑھنے
والا گنہگار ہے ۔ اس لئے کہ حضرت مہدیؑ نے تمام
قرآن کو ناسخ فرمایا ہے کہ قیامت تک کوئی آیت
منسوخ نہیں ۔ قرآن حاضرین پر ہے جدید الوحی
جانے تھوڑے ایسے بھی لوگ ہیں جو روکتے ہیں
اللہ کی راہ سے دوسروں کو نصیحت کرتے
ہیں ایسے لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کا فرمان
ہے کہ کیا تم حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا
اور بھولتے ہو اپنے آپکو حالانکہ پڑھتے ہو قرآن
کیا تم سمجھتے نہیں ۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی نقل ہیکہ
باز رہنا باز رکھنا ہے ۔ خود غیر اللہ سے باز رہے
اگرچہ تمام دنیا کے لوگ راہ پاویں تو اس کو کیا
فائدہ ۔ اور جس نے ایک مرتے کو بچالیا تو گویا اس نے
تمام لوگوں کو بچالیا (۱) اسی معنی پر (مرتے کو بچانے
کے متعلق) حضرت رسالت پناہؐ کو اللہ کا حکم ہوا
کہ اے محمد پڑھ جو وحی کی جاتی ہے تیری طرف کتاب
اور قائم رکھ نماز کو بیشک نماز روکتی ہے برے کاموں
سے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے ۔ اور ایمان لاؤ
اس پر جو میں نے اتارا ہے کہ سچا بتاتا ہے اس کتاب
کو جو تمہارے پاس ہے اور نہ بنو اسکے منکر پہلے
یعنی منکر نہ بنو قرآن اور صاحب نبوت و شریعت کے
(محمدؐ کے) اور صاحب ولایت و حقیقت کے (سید محمد
مہدی موعود خلیفۃ اللہ کے) اور مت لو میری آیتوں کے

(جزء ۳ رکوع ۱۰) واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجھر من القول بالغدو والاصال ولاتکن من الغافلین (جزء ۹ رکوع ۱۴) قال علی من غفل عن ذکر اللہ واحد النفس من الانفاس فقد کفر بباطنہ پس کسیکہ مادام ایام عمرہ غافل شد درحشر تہی دست و بے نوا آید قال النبی علیہ السلام یوم جدید و رزق جدید طلب خالق فرض آمد نہ کہ طلب رزق قال علیہ السلام اطلبوا الرزاق ولا تطلبوا الرزق لان الرزق طالبکم والرزاق مطلوبکم پس طلب بجز خالق ورازق مربندہ را حرام است ۔ وعلی اللہ فتوکلوا انکنتم مومنین جزء ۶۵ رکوع ۸ ہر کس در دنیا یکبار بہ نوبت خود آمدہ است ولکل امۃ اجل ۔ ہر بندہ از عطای باری پروردہ گردد واز ذکر او واز طلب او واز خدمت و عبودیۃ او باز ماند اورا ایں حکم رسیدہ است کلام نفسی شھدت علی نفسی ان لا الہ انا من لم یرض بقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائیی ولم یقنع علی عطائی فلیخرج من تحت سمائی

عوض میں مول تھوڑا سا (دنیا قلیل کی خاطر اللہ کے خلیفوں کا انکار مت کرو اور اگر تم نے ایسا کیا) تو کیا ہی بری خریدی کرتے ہو اور اپنے پروردگار کا ذکر کر جی ہی جی میں گڑ گڑاتا اور ڈرتا ہوا بغیر پکار کر کہنے کے صبح اور شام اور غافلوں سے مت ہو حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ جس نے غفلت کی انفاس میں سے ایک نفس (ایک سانس) وہ باطناً کافر ہے ۔ تو پس جو شخص عمر بھر غافل رہے تو قیامت میں خالی ہاتھ اور بے توشہ آوے ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ۔ روز نیا اور رزق نیا خالق کی طلب فرض ہوئی ہے نہ کہ رزق کی طلب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ رزاق کو طلب کرو رزق کو طلب مت کرو اس لئے کہ رزق خود تمہارا طالب ہے اور رزاق تمہارا مطلوب ہے پس خالق اور رازق کے غیر کی طلب بندہ پر حرام ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھو اگر تم میں ایمان ہے ہر شخص دنیا میں ایک بار اپنے آنے کی باری سے آیا (دوبار آنا نہیں ہے) اور ہر ایک گروہ کے لئے اس کی موت کا وقت مقرر ہے ہر بندہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے پرورش پاتا ہے اور اسکے ذکر اس کی خدمت اور اس کی بندگی سے برگشتہ رہا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پہنچا ہے جو کلام نفسی ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) میں اپنی ذات کی شہادت دیتا ہوں بایں طور کہ میرے سوائے کوئی اللہ نہیں جو شخص راضی نہو میرے حکم پر اور صبر نہ کرے

فلیعبد ربا سوانی ۔ پس بریں معنی ترجیح است ہرکہ از خلق روی گردانیده بہ مخلوق آرد طالب مخلوق شد و طلب مخلوق طلب دنیا است قال النبی علیہ السلام طالب الدنیا مخنث طالب العقبیٰ مونث طالب المولی مذکر وقال علیہ السلام و طالب الدنیا ذلیل و طالب العقبیٰ اسیر و طالب المولیٰ امیر و قال علیہ السلام الدنیا جیفة و طالبها کلاب وشر الکلاب من وقف علیها چوں مردم کفر ان نعمت کردند و یگانگی بہ مخلوق گیر ند واز خالق دوری حالهم کحال الذین قالوا ربنا ارنا الذین اضلنا من الجن والانس نجعلهما تحت اقدامنا لیکونا من الاسفلین (جز ۲۴ رکوع ۱۸) وکسیکہ شکران نعمت حق کردند بحق او خوانده شود ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تنزل علیهم الملئکة الاتخافوا ولا تحزنوا والبشر وا الجنة التی کنتم توعدون (جز ۲۴ رکوع ۱۸) وبوقت داخل شدن در بہشت

میری بھیجی ہوئی بلا پر اور میری نعمتوں کا شکر نہ کرے اور میری عطا پر قناعت نہ کرے تو اس کو چاہیے کہ میرے آسمان کے نیچے سے نکل جائے اور میرے سوائے دوسرے خدا کی پرستش کرے ۔ پس اللہ کے کلام قدسی کے معنی ہی کو غلبہ ہے (نہ کوئی دوسرا آسمان ہے اور نہ دوسری زمین اور نہ کوئی دوسرا خدا ہے پس) جو شخص خالق سے منہ پھیر کر مخلوق کی طرف رخ کرے تو وہ مخلوق کا طالب ہے اور مخلوق کی طلب دنیا کی طلب ہے ۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ دنیا کا طالب مخنث ہے آخرت کا طالب مونث ہے اللہ کا طالب مذکر ہے اور فرمایا ؐ نے کہ دنیا مردار ہے اس کے طالب کتے آخرت کا طالب اسیر ہے اللہ کا طالب امیر ہے اور فرمایا ؐ نے دنیا مردار ہے اس کے طالب کتے ہیں اور کتوں میں برا وہ ہے جو ٹھیر گیا اس پر جب لوگوں نے نعمت کی ناشکری کی اور مخلوق سے نزدیکی اور خالق سے دوری اختیار کی تو ان کا حال ان لوگوں کے (ان کافروں کے) حال کے موافق ہوگیا جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو وہ دونو دکھا جنہوں نے ہمکو گمراہ کیا یعنی جن اور آدمی کہ ہم دونو کو ڈالیں اپنے پیروں کے نیچے تاکہ وہ سب سے نیچے رہیں ۔ اور جو نعمت حق کے شکر گزار رہے (مومن رہے) ان کے حق میں یہ آیت پڑھی جائیگی ۔ بیشک جن لوگوں کہا کہ ہمارا پروردگار تو اللہ ہے پھر اسی عقیدہ

کویند ۔ الحمد لله الذی اذهب
عنا الحزن (جزء ۲۲ رکوع ۱۶) بعد از
باری الغفاری تحیت در رسد
سلام علیکم طبتم فا دخلوها
خالدین (جزء ۲۴ رکوع ۵) فادخلی فی
عبادی وادخلی جنتی (جزء ۳۰ رکوع ۱۳)
وآں خدای سزاوار پرستش کہ جزاو
مرمخلوق رانسزد پس بسوی آلاء او
بنگرید کہ چگونہ آفریدہ است ہمہ را
از برای شما وشمارا از برای ذات
خود ۔ وما خلقت الجن والانس
الالیعبدون (جزء ۲۷ رکوع ۲)
ای لیعرفون پس بداں آفریدگار
چگونہ بی یاد اوبمانید و حضرت مہدی علیہ
السلام فرمودند المومن مجاهد
بنفسه کما قال النبی علیه
السلام المومن مشغول بعیوب
نفسه و فارغ عن عیوب غیرہ
مدام دریاد حق شاغل باشید فاذکروا
الله قیاما وقعودا وعلی جنوبکم
(جزء ۵ رکوع ۱۲) ایضا واذکرو الله
کثیرا لعلکم تفلحون (جزء ۱۰ رکوع ۲)
بداں سبب حضرت میراں علیه
السلام دوکس را یکجا قرار گرفتن ندادند

پر جے رہے ان پر اترتے ہیں فرشتے کہ نہ خوف
کرو اور نہ رنجیدہ ہو اور خوشخبری سنو اس جنت کی
جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اور بہشت میں داخل
ہونے کے وقت کہتے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے جس نے
ہم سے دور کیا غم ۔ اس کے بعد (مومن جنت میں اللہ
کا شکر ادا کرنے کے بعد) بڑی بخشش کرنے والے
خدا کی طرف سے جنتیون کو سلام پہنچتا ہے کہ سلام
ہو تم پر پاک تھے تم دنیا میں گناہوں سے پس داخل
ہو بہشت میں ہمیشہ رہنے کے لئے اور داخل ہوتو
میرے بندوں میں اور داخل ہو
تو میری جنت میں اور وہ پرستش کا
سزاوار خدا کہ اس کے سوائے دوسرے کی پرستش
مخلوق کے لائق نہیں پس اس کی نعمتوں کو دیکھو۔
کیونکر پیدا کیا ہے تمام کو تمہارے لئے اور تم کو
اپنی ذات کے لئے پیدا کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ
میں نے جن اور آدمی کو محض اپنی بندگی یعنی اپنی
معرفت کے لئے پیدا کیا پس تم اس پیدا کرنے والے
کی یاد کے بغیر کیسے رہتے ہو اور حضرت مہدی
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن اپنے نفس سے
جہاد کرنے والا ہے جیسا کہ نبی علیہ السلام نے
فرمایا کہ مومن اپنے نفس کے عیبوں میں مشغول
اور غیروں کے عیوب سے خالی ہوتا ہے ۔ ہمیشہ
اللہ کی یاد میں مشغول رہو (غفلت میں مست رہو)
اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اللہ کا ذکر

بشیار باشید کہ روز قیامت بر
شما دشوار است لا ریبہ فیہ
ان زلزلۃ الساعۃ شئی عظیم
(جزء ۱۷ رکوع ۸) برشما لازم کردہ شدہ
است و نحن اقرب الیہ من
حبل الورید (جزء ۲۶ رکوع ۱۶) واذا
سالک عبادی عنی فانی قریب
اجیب دعوۃ الداع اذادعان
(جزء ۲ رکوع ۷) ادعو ربکم تضرعا
و خفیۃ وادعوہ خوفا و طمعا
ان رحمت اللہ قریب من
المحسنین (جزء ۸ رکوع ۱۳)
اولھم اولوا العزم والمرسلین
وجمیع النبیین وکل الولیین
والمومنین والمسلمین
وہمہ عالم راکہ دراں عالم انسان
عارف اندہمہ را بہرہ ازاں
بار بردن آمدہ است بقدر حوصلہ
خود پس وقتیکہ قدر خود اگر نداند
چہ تدبیر کہ فاعل مختار ساختہ است
نشان رستگاری فلیضحکوا
قلیلا ولیبکو اکثیرا (جزء ۱۰ رکوع ۱۷)

کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے - نیز اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ تم اللہ کا ذکر کثیر کرو تاکہ تم فلاح پاؤ
اسی لئے حضرت مہدی علیہ السلام نے دو شخصوں کو
ایک جگہ بیٹھنے (۲) نہیں دیا ہشیار رہوکہ قیامت کا
دن تم پر بہت کٹھن ہے اس میں کوئی شک نہیں
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کا بھونچال
ایک بڑی ہولناک چیز ہے - تم پر لازم کردی گئی
ہے اور ہم (خدائے تعالیٰ) کی (انسان کی)
رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں اور (اے محمد)
جب میری بابت پوچھیں تجھ سے میرے بندے
(کہدے کہ) میں پاس ہی ہوں قبول کرتا ہوں
دعا کرنے والے کی دعا کو جب مجھ سے دعا کرتا ہے
پکارو اپنے پروردگار کو گڑگڑاکر اور خفیہ طورپر
اور پکارتے رہو اس کو (اللہ کو) ڈر اور توقع سے
کچھ شک نہیں کہ اللہ کی رحمت قریب ہے نیک لوگوں سے
نیک لوگوں میں اول اولولعزم خلیفے ہیں ان کے
بعد مرسلین اور تمام انبیاء اور تمام اولیاء اور مومنین
اور مسلمین (مصدقین) ہیں اور تمام عالم کو کہ اس
عالم میں انسان عارف ہیں سب کو اپنے حوصلہ کے
موافق عرفان کا بار اٹھانیکا بہرہ ملا ہے (نہ کہ
دنیا طلبی کا بار اٹھانیکا حصہ ملا ہے) پس جبکہ
انسان خود اپنی قدر اگر نہ جانا تو اس قدر ناشناسی
کا کیا علاج کیونکہ فاعل مختار یعنی خداتعالی نے
رستگاری کی یہ علامت بتائی ہے کہ چاہیے کہ

کار کن کار بگزر از گفتار

کاندریں راہ کار دار دکار

زیراکہ ایشاں رزق اومی خورند از خدمت اوبعید اندوکلی صفت غفلت از سبب حرام خوری درایشاں موجود شد حضرت مہدی علیہ السلام بدیں دو کلمہ آیت فرمودند ایں آیت رابا حال خود موافق کنید کہ خدانتعالی بشارت ایمان دہد و بندہ برآں شاہد باشد لکیلا تاسوا علی مافاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم (جزء ۲۷ رکوع ۱۹) وموجودگی جملہ خصال صالحات در داخل شدن ایں آیت است - ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا جز ۲۹ رکوع ۱۹ پس کسی راکہ حال اوبرعکس ایں باشد گویا کہ خودرا در ورطہ حزن قدیم خود بدست خود انداخت و طالب حق رابابد کہ در طلب او محو شود - بل لم یبق الا اللہ الواحد الا حد برای یافتن دیدار او مہدی علیہ السلام ایں تربیت آورد ترک دنیا و طلب مولیٰ و عزلت خلق و مشغول بدوام ذکر و صحبت مرشد صادق

ہنسیں تھوڑا اور چاہیے کہ رودیں زیادہ (۳)

کام کر کام بکواس چھوڑ کیوں کہ راہ طلب میں

کام ایک کام کی چیز ہے۔

اس لئے کہ یہ بکواس کرنے والے رزق تو خدا کا کھاتے ہیں اور خدا کی خدمت سے دور ہیں ان میں کامل غفلت کی صفت حرام خوری کی وجہ سے موجود ہوگئی ہے ۔ حضرت مہدی ؑ نے آیت کے ان دو مضموں کو فرمایا ہے اس آیت کے موافق زندگی بسر کرو تاکہ خداتعالیٰ ایمان کی بشارت دے اور بندہ اس پر شاہد رہے ۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) تاکہ تم اس پر رنج نہ کیا کرو جو تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اور نہ تم اس پر خوش ہو جو تم کو اللہ عطا فرمائے اور تمام نیک خصلتوں کا موجود ہونا اس آیت پر عمل کرنیوالوں میں داخل ہونے پر موقوف ہے اور کھانا کھلاتے ہیں باوجود خود کو کھانے کی حاجت ہونے کے محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو پس جس کا حال اس آیت شریفہ کے برعکس ہو گویا کہ اس نے خود کو اپنے ہی ہاتھوں ہمیشہ کے لئے غم کے بھنور میں ڈالدیا اور خدا کے طالب کو چاہیے کہ خدا کی طلب میں محو ہوجائے بلکہ خدائے احد و واحد کے سوائے کوئی چیز باقی نہ رہے خدا کے دیدار کو پانے کے لئے حضرت مہدی ؑ نے منجانب اللہ یہ ترتیب لائی ہے ترک دنیا کرنا ، خدا کی طلب میں رہنا ، مخلوق سے

و لقمہ طیب و خودرا از ہمہ کمتردانستن
و حضرت میراں علیہ السلام فرمودند
ولا یذکرون اللہ الا قلیلا
(جزء ۵ رکوع ۱۸) منافقان کہ سہ پاس
در یاد حق باشند و پنج پاس بہ معیشت
آلودہ گردند وبمحل ۔ وھم بربھم
یعدلون (جزء ۸ رکوع ۶) مشرکان
کہ چہار پاس بیاد حق و چہار پاس
بعکس اوبگذرا نند و بمحل واذکروالله
کثیرا لعلکم تفلحون ناقص مومن کہ
پنج پاس بذکر اللہ باشند و سہ پاس
از جزا و وبمحل فاذکروا اللہ قیاما و
قعود اوعلی جنوبکم کامل مومن است
ہرکہ سہ حال دریا و مولی ہیچگاہ دور
نشود اللھم اجعلنا من ھذہ الامۃ وفی
ھذہ العالیۃ الکاملۃ

والقسم الثانی فی المرسلات
قال اللہ تعالی فی المعراج کنت
کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف
فخلقت الخلق لاعرف بداں واسطہ

علیحدگی اختیار کرنا ، خدا کے ذکر میں ہمیشہ مشغول
رہنا ۔ مرشد صادق کی صحبت اختیار کرنا
رزق حلال (از غیب پہنچا سو رزق) کھانا
اور خود کو (۴) سب سے کم جاننا اور حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر تھوڑا
یعنی منافقین تین پہر اللہ کے ذکر میں رہتے ہیں
اور پانچ پہر زندگی کی چیزوں میں آلودہ رہتے
ہیں اور ایک محل میں فرمایا کہ وہ اپنے پروردگار
کے برابر کرتے ہیں یعنی مشرکاں (طریقت میں
مشرک وہ لوگ ہیں جو) چار پہر اللہ کے ذکر میں رہتی
ہیں اور چار پہر غیراللہ کے ذکر میں بسر کرتے ہیں
اور ایک محل میں فرمایا کہ تم اللہ کا ذکر کثیر کرو تاکہ
تم فلاح پاؤ ۔ یعنی مومن ناقص وہ ہے جو پانچ
پہر اللہ کے ذکر میں رہے اور تین پہر غیر اللہ کے
ذکر میں رہے ۔ اور ایک محل میں فرمایا کہ پس تم
اللہ کا ذکر کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے
یعنی مومن کامل وہی ہے جو تینوں حالتوں میں
اللہ کے ذکر میں رہے کسی وقت ذکر سے خالی
نہ رہے یا اللہ مومنین کاملین کی اس امت
اور اس عالیت کاملہ میں ہم کو داخل فرما
اور دوسری قسم مرسلات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
معراج میں کہ میں گنج مخفی تھا پس چاہا کہ پہچانا جاؤں
تو میں نے پیدا کیا خلق کو (نور محمدی) کہ پہچانا جاؤں
اسی لئے حق تعالیٰ نے فرشتوں سے وعدہ فرمایا کہ

حق تعالی وعدہ بفرشتگان کردکہ انی
جاعل فی الارض خلیفة (جزء ۱ رکوع ۴)
رشک بردند کہ خلیفہ برما افضل و اشرف
خواہد شدپس گفتند ۔ اتجعل فیھا من یفسد
فیھا ویسفک الدماء و نحن
نسبح بحمدک و نقدس لک قال
انی اعلم مالاتعلمون (جزء ۱ رکوع ۴)
ثم جعل جسدہ من صلصال من
حما مسنون فاذا سویتہ و نفخت
فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین
فسجد الملئکة کلھم اجمعون الا
ابلیس (جزء ۱۴ رکوع ۳) کان من الجن
ففسق عن امر ربہ (جزء ۱۵ رکوع ۱۹) و
کان من الکافرین . کما قال الله تعالیٰ
ان الله اصطفیٰ آدم و نوحا و آل ابراہیم و
ال عمران علی العالمین ذریة
بعضھا من بعض والله سمیع علیم (جز ۳
رکوع ۱۲) باز حکم بذریت آدم بدیں نوع
شدکہ . یایھا الناس اتقوا ربکم الذی
خلقکم من نفس واحدة و خلق منھا
زوجھاوبث منھما رجالا کثیرا ونساء
واتقوا الله الذی تسائلون بہ والارحام
(جزء ۴ رکوع ۱۲) میکونید کہ تایک سال و
بقول بعضی تا دوسال ہر روز حوا رضی الله

میں بنانیوالا ہوں زمین میں ایک خلیفہ تو فرشتوں
نے رشک کیا کہ خلیفہ ہم سے افضل اور اشرف
ہوگا پس (فرشتوں نے اپنے اس خیال کے تحت
اللہ تعالیٰ سے) عرض کیا کہ کیا تو خلیفہ بناتا ہے
زمین میں ایسے شخص کو جو اس میں فساد پھیلائے
اور خون بہائے اور ہم تو تیری تسبیح پڑھتے اور
تیری پاکی بیان کرتے ہیں تو اللہ نے فرمایا کہ
میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ۔ پھر اللہ نے
بنایا آدمؑ کے جسد کو کھنکھاتے سڑے ہوئے
گارے سے (اور فرمایا کہ) پھر جب اس کو پورا
بناچکوں اور اس میں پھونکدوں اپنی روح تو
تم گرپڑنا اس کے آگے سجدے میں تب سجدہ
کیا فرشتوں نے ملکر مگر ابلیس نے انکار کیا (کیونکہ)
وہ تھا جنات کی قسم میں سے پس اپنے رب کے
حکم کو نہ مانا ۔ اور کافر ہوگیا ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ بیشک اللہ نے چنکر فضیلت دی
آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو
تمام جہاں پر کہ اولاد ہیں ایک دوسرے کی اور
اللہ سنتا جانتا ہے پھر اولاد آدمؑ کو (اللہ تعالیٰ
کا) اس طرح حکم ہوا کہ اے لوگو ڈرو اپنے رب سے
جس نے پیدا کیا تمکو ایک نفس سے اور اسی سے
پیدا کردیا اس کا جوڑا اور پھیلادیے انسے
بہتیرے مرد اور عورتیں اور ڈرتے رہو اللہ سے
جس کا تم واسطہ دیا کرتے ہو اور قرابت سے

عنہا دوبار نہادی یک دختر و یک پسر درمیان
دو سال ذریۂ او انبوہ شد و در شریعت
آدم علیہ السلام روا بود کہ پسر صبح را دختر
شب منکوحہ کردی اوہم تولد نمودی تازماں کہ
ہابیل و قابیل منازعت نمودند دختری کہ
مع قابیل زاد نہایت جمال بود بحصہ ہابیل
در رسید قابیل چوں جمال او دید شیفتہ او
گشت گفت کہ خود خواہر خود را بزنی کنم
کہ جمالست و مر ہابیل راندہم
آدم علیہ السلام ہر چند کہ فرمودند ہیچ
اثر نہ کرد اتفاقاً آدم بزیارت بیت
المعمور برفتند پس رفتن او ابلیس
بصورت شیخ کبیر آمدہ مر قابیل را تسویل
کرد کہ ہابیل خفتہ است تا اورا نہ کشی
خواہر خود را نیابی زیرا کہ قربانی
اوبحضرت جلال اعظم مقبول شدہ
است و از آن تو پذیر نرفتہ زود باش
وبکش گفت نعم اما بچہ اوزار اورا بکشم
پس سنگے کلاں بہ نمود کہ بداں بکش خفتہ
است بر سر او انداز کہ کشتہ
شود و بمرگ برسد پس بخواہر خود
معیشت کرداں قابیل ناقابلیت
نمودہ بہ تعلیم دیو مرید بمچناں کرد
واں زماں مبتلا بموت شدند و

بھی ڈرو (رشتہ داروں کیساتھ بدسلوکی نہ کرو)
کہتے ہیں کہ ایک سال تک اور بعض کے قول سے
دو سال تک ہر روز حوا رضی اللہ عنہا دو بچے
جنتیں ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوتا ۔ دو سال
کی مدت میں اولاد آدم کا بڑا گروہ ہوگیا ۔ اور آدمؑ
کی شریعت میں صبح کو پیدا شدہ لڑکا کا عقد شام
کو پیدا شدہ لڑکی سے کرنا جائز تھا اون کو بھی آدمؑ
کی طرح اولاد ہوتی تھی یہاںتک کہ ہابیل و قابیل
نے جھگڑا کرلیا (واقعہ یہ ہے کہ) جو لڑکی قابیل کے
ساتھ پیدا ہوئی صاحب جمال تھی ہابیل کے حصہ
میں پہنچی ۔ جب قابیل نے اس کے جمال کو دیکھا تو
اس پر عاشق ہوگیا اور کہا کہ میں اپنی خواہر سے
عقد کرونگا کیونکہ وہ خوبصورت ہے اور ہابیل
سے عقد نہ کرنے دونگا ۔ آدمؑ نے قابیل کو جس قدر
نصیحت کی کچھ اثر نہیں کی ۔ اتفاقاً آدمؑ بیت المعمور
کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے ۔ آدم تشریف
لیجانے کے بعد ابلیس شیخ کبیر کی صورت میں آیا
بات بناکر کہا کہ ہابیل سوگیا ہے جبتک تو اس کو
قتل نہیں کریگا اپنی خواہر کو نہ پائیگا اس لئے کہ
ہابیل کی قربانی خدائے بزرگ برتر کی درگاہ
میں مقبول ہوگئی ہے اور تیری طرف سے منظور
ہوچکی ہے جلد جا اور قتل کر قابیل نے کہا
ہاں لیکن اس کو کس ہتیار سے قتل کروں پس
ابلیس نے اس کو بڑا پتھر دکھلایا کہ اس سے

قبل ازاں کسی نمردہ بود ہمہ بر وحدانیت حق تعالی منقاد بودند و براسلام مستقیم الا ایں پسر آدم علیہ السلام عاصی شد ۔ فاصبح من النادمین (جزء ٦ رکوع ٩) پس چوں عمر آدم اوفی گشت حق تعالی اور ابقرب خود طلب نمود و آدم بامر خدا راضی شدند بجاے او شیث علیہ السلام بہ نشست و پیغام خدا چوں آدم رسانیدہ بود میرسانید و صاحب وحی گشت و صاحب رسالت و صاحب نبوت پدید آمد ہر ہمہ منقاد و تسلیم شدند و بدل و جان باطاعت اوپیش آمدندپس چونکہ اجل شیث در رسید وفات کردند ا دوپسر داشتند یکی بجای پدر بہ نشست و پیغام خدا بخلق میگفت بسیار مرد صالح بود ہربہمہ بمثل ابوہ منقاد اوشدند ناگاہ ابلیس لعین نزداں دیگر پسرآمدہ گفت تراچہ شدکہ تو سجادہ نشین نشدہ تو بہتر ازانی ولایق شایانی الحال اگر عاقلی انچہ گویم بکنی اشتہار تو ازاں اغلب بود گفت چگونہ گفت کہ صورت پدر تو ترایا داست بداں صورت

قتل کر سویا ہوا ہے اس کے سرپر ڈال کہ قتل ہوگا اور مرجائیگا پس اپنی خواہر کیساتھ زندگی بسر کر قابیل ناقابلیت کو کام میں لاکر ابلیس کی تعلیم پر عمل کیا اور اسی زمانہ میں موت کی ابتداء ہوئی اس سے پہلے کوئی فوت نہوا تھا تمام اولاد آدمؑ خدا کی وحدانیت پر قائم اور اسلام پر مضبوط تھی مگر قابیل فرزند آدمؑ عاصی ہوا پھر پچھتانے لگا جب آدمؑ کی عمر پوری ہوگئی تو حق تعالیٰ نے آدمؑ کو اپنے قرب میں طلب فرمایا اور آدم خدا کے حکم پر راضی ہوئے اور شیث آدم کے جانشین ہوئے اور آدمؑ نے جس طرح خدا کا پیغام پہنچایا تھا پہنچاتے رہے اور صاحب وحی ہوئے اور صاحب رسالت و نبوت بنے تمام لوگ آپ کے مطیع و فرمانبردار ہوگئے اور دل و جان سے آپ کی اطاعت قبول کی پس چونکہ شیثؑ کی اجل پہنچی وفات پائی لیکن دو فرزند رکھتے تھے انمیں ایک باپ کا جانشین ہوا خدا کا پیغام خلق کو پہنچاتا تھا بہت مرد صالح تھا سب کے سب جیسے اس کے باپ کے مطیع تھے اس کے بھی مطیع ہوگئے یکایک ابلیس لعین نے شیثؑ کے دوسرے فرزند کے پاس آکر کہا کہ تجھ کو کیا ہوا کہ تو اپنے باپ کا جانشین نہوا حالانکہ تو اپنے بھائی سے بہتر لایق جانشینی ہے اب اگر تو عقلمند ہے تو

مصور کن و درحجرہ بدار و بخلق نمودار
گرداں کہ صورت پیغمبر ماحاضر است
ہرکہ ایں صورت پیغمبر رابنید حاضر پندارد
وتاکسی درغفلت و معصیت نہ افتد
اوہمچناں کرد وایں غلغلہ اشتہار یافت
ازمانع شدن مرد صالح اصلا ممنوع
نگشت تاکہ ادریس علیہ السلام برایشاں
مبعوث شد ہیچ یک ادریس رانگر دیدنزدیک
بود کہ قتل کندپس ادریس عاجز شدہ
دعا کرد دعائے او مستجاب شد
ورفعناہ مکانا علیا (جزء ۱۶ رکوع ۷)
خدانتعالی مرحبیب خود راخبر داد
تاکہ نوح علیہ السلام مبعوث شدہ
دعوت کردتا مدت مدید ہیچ بہ کافراں
سود نہ کرد فلبث فیھم الف
سنة الاخمسین عاما
فاخذھم الطوفان وھم
ظالمون (جزء ۲۰ رکوع ۱۳) پیغمبر
مشارق و مغارب بود ۔ لن
یومن من قومک الامن
قد آمن فلا تبتئس بما
کانوا یفعلون (جزء ۱۲ رکوع ۳)
کذبت قبلھم قوم نوح
وعاد و فرعون ذوالاوتاد

میں جو کچھ کہتا ہوں اوس پر عمل کر تیری شہرت
تیرے بھائی سے زیادہ ہوجائیگی ۔ شیث ؑ کے
دوسرے فرزند نے کہا کہ کس طرح ۔ ابلیس نے
کہا کہ تجھکو تیرے باپ کی صورت یاد ہے
اسی صورت کی تصویر کھینچ اور حجرہ میں رکھ اور
مخلوق کو دکھلاکہ ہمارے پیغمبر کی صورت موجود ہے
جو شخص پیغمبر کی اس صورت کو دیکھے اپنے پیغمبر کو
حاضر جانے اور کوئی (۵) شخص غفلت اور معصیت
میں نہ پڑے ۔ پس شیث ؑ کے دوسرے فرزند
نے ابلیس کے کہنے کے موافق شیث ؑ کی تصویر (۶)
کھینچکر حجرہ میں رکھدی اور یہ غلغلہ اٹھا (لوگ
جوق جوق آنے لگے) مرد صالح (شیث ؑ کے
جانشین فرزند) کے منع کرنے پر بھی کوئی باز نہ رہا
(بت پرستی میں پڑگئے) یہاں تک کہ ادریس ؑ
ان بت پرستوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے
کسی نے ادریس ؑ کی تصدیق نہ کی قتل کرنے پر
آمادہ ہوگئے پس ادریس ؑ نے عاجز ہوکر (درگاہ
باری میں) دعا کی آپ کی دعا قبول ہوگئی چنانچہ
خداتعالیٰ نے اپنے حبیب کو اسکی خبر دی ہیکہ
اور ہم نے اسے (ادریس ؑ کو) اٹھالیا بلند مکان
(آسمان) پر یہاں تک کہ نوح ؑ مبعوث ہوئے
عرصہ دراز تک دعوت فرمائی کافروں کے لئے
کچھ بھی موثر نہوئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو وہ
(نوح ؑ) انمیں (کافرنمیں) رہا پچاس برس

و ثمود و قوم لوط واصحب الایکة
اولئک الاحزاب (جزء ۲۳ رکوع ۱۰)
پس ازان ابراہیم علیہ السلام
مبعوث شداکثر تکذیب نمودند
الا و قلیلا منهم بعد
وفات ابراہیم علیہ السلام
بر دوپسر صدرنشین شد ندو
تشریف رسالت ہر دو یافتند
ایزد تعالیٰ درصلب اسحاق
علیہ السلام دواز دہ ہزار انبیاء
آفرید واز اسمعیل علیہ السلام
دو پسر آمدندیکی بعد اسمعیل مقعد
صدق بہ نشست و دعوت بحق
می نمود و چوں مدت حیات او
ختم شد بجاے برادر دیگرے
صدرنشین گشت اوہم موحد
بود اورایکی پسر آمد او بر صدر
پدر قاعد گشت روزی
ابلیس بملازمت اور در رسید
بصورت صالح شیخ کبیر
درتعظیم او دراستاد ابتدا
ایں سخن کرد کہ در اولاد اسحاق
علمہ دین شدہ و درصلب
اسماعیل تو یکی چرایک ہنر

کم ایک ہزار برس پھر ان کو (کافروں کو) پکڑا طوفان
نے اور وہ (کافر) ظالم تھے ۔ حالانکہ نوح ؑ مشارق
و مغارب کے پیغمبر تھے ۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے
نوح) اب کوئی ایمان نہ لائیگا تیری قوم میں
مگر جو ایمان لاچکے تو غم نہ کر ان کاموں پر جو یہ
کررہے ہیں (اے محمد) جھٹلا (۷) چکی ہے ان سے
پہلے نوح کی قوم اور عاد اور فرعون میخوں (۸) والا
اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ کے رہنے والے
یہ (کافروں کی) جماعتیں جیسی جتنی بھی ہیں سب ہی
نے (اللہ اور اللہ کے خلیفوں کو جھٹلاچکی ہیں)
پس اس کے بعد ابراہیم ؑ مبعوث ہوئے اکثر
نے آپ کو جھٹلایا انمیں سے بعض ایمان لائے
ابراہیم ؑ کی وفات کے بعد آپ کے دوتو صاحبزادے
(اسحاق ؑ اور اسمعیل ؑ) آپ کے جانشین اور رسالت
سے مشرف ہوئے ۔ اللہ تعالیٰ نے اسحاق ؑ کی
صلب سے بارہ ہزار انبیاء ؑ کو پیدا کیا اور اسمعیل
کو دو فرزند ہوئے ان میں سے ایک اسمعیل ؑ کی
وفات کے بعد آپ کے مقام صدق کا جانشین ہوا
حق کی طرف بلاتا تھا جب اس ؑ کی حیات کی مدت
ختم ہوگئی تو بھائی کی جگہ پر دوسرا بھائی صدر
نشین ہوا وہ بھی موحد تھا اس کو ایک لڑکا
ہوا یہ بھی اپنے والد بزرگوار کا جانشین ہوا
ایک روز ابلیس صالح شیخ کبیر کی صورت میں
اس جانشین کے پاس پہنچا تو وہ جانشین

نسازی کہ جملہ کس برگشتہ
بطوع در دین پاک تو ریختہ
شوند گفت چہ کنم گفت ۔ انی لک
من الناصحین (جزء ۲۰ رکوع ۵)
پس چونکہ پسر شیث راتسویل
کردہ بود ہمچناں کرد چوں اوغلو
ایں معاندہ نمود دلہای خلق
فریفتہ شدہ رجوع سوی ایں
دین نمودند ہمہ مشرکاں تا الیوم
بلکہ بیوم الدین شدند و ابلیس
فساد قایم نمودہ غائب شداز
اسماعیل ذبیح اللہ تامحمد رسول اللہ درمیان ایشاں
ہیچ
پیغمبر مبعوث نشد و چوں پیغمبراں
از اولاد اسحاق دعوت
بہ یگانگی ۔ وحدہ لا شریک
لہ ۔ کردند نہ گرویدند درمیان
ایشاں سرور دو جہاں
و سلطان پیغمبراں مبعوث شد
بعث فی الامیین
رسولا منہم یتلوا علیہم
آیاتہ و یزکیہم و یعلمہم
الکتب والحکمة وان
کانوا من قبل لفی ضلال

ابلیس کے ظاہری تقدس پر تعظیماً کھڑا ہوگیا
ابلیس نے تقریر شروع کی کہ اسحاق کی
اولاد میں دین کو غلبہ ہوگیا ہے اور تو اسمعیل
کی اولاد میں ایک ہی کیوں ایک ایسی
چال نہیں چلتا جس کی وجہ سے لوگ اسحاق
کی اولاد کی دین سے (توحید سے) پھر کر
بخوشی تیرے دین پاک (بت پرستی) میں شامل
ہوجائیں جانشین نے کہا کہ میں کیا کروں
تو ابلیس نے کہا کہ بیشک میں تیرا بھلا چاہنے
والا ہوں ۔ پس ابلیس نے جس طرح شیث کے
فرزند کو اپنے باپ کی تصویر کھینچکر حجرہ میں رکھنے
کی ترغیب دی تھی اسی طرح اس جانشین کو
ترغیب دی ۔ اس جانشین نے بھی اپنے
باپ کی تصویر کھینچکر حجرہ میں رکھدی) جب
ابلیس نے تصویر کے متعلق شور و غوغا دیکھا
مخلوق کا دل (تصویر پر) فریفتہ ہوکر بت
پرستی کی طرف رجوع ہوا تمام مشرکین جو آج تک
ہوتے رہے بلکہ قیامت تک ہوتے رہیں گے ابلیس
صالح شیخ کبیر کی صورت میں بت پرستی کا فساد
قائم کرکے غائب ہوگیا ۔ اسماعیل ذبیح اللہ
سے محمد رسول اللہ تک ان کے درمیان کوئی
پیغمبر مبعوث نہ ہوا اور اسحاق کی اولاد میں سے
پیغمبروں نے وحدہ لا شریک لہ
(اللہ ایک ہے اللہ کا کوئی شریک نہیں) کے مطابق

مبین (جزء ۲۸ رکوع ۱۱) برمصطفی
قرآن نازل شد چنانکہ برموسی
توریت و برعیسی انجیل
اما برای گرویدن محمد رسول اللہ
رابخلق حجاب اعظم آمدکہ
بعد گرویدن از دنیا
بیزار باید شد و حال آنکہ
زین للناس حب
الشہوت من النساء
والنبین والقناطیر
المقنطرۃ من الذہب
والفضۃ والخیل المسومۃ
والانعام والحرث ذلک
متاع الحیوۃ الدنیا واللہ
عندہ حسن الماب
(جزء ۳ رکوع ۱۰) اگر کسی گوید کہ
قرآن شعر است و محمد
شاعر چنانکہ اہل کتاب
گفتند و داغ لعنت ابدی
بردند . اذا تتلی علیہ
آیاتنا قال اساطیر الاولین
(جزء ۲۹ رکوع ۳) فلما جاءہم
ماعرفو اکفروابہ (جزء ۱ رکوع ۱۱)
ان الذین امنواثم کفرواثم امنواثم

خدا کے ایک ہونے کی دعوت کی مگر مشرکین
نے اس دعوت کو قبول نہیں کیا تو مشرکین کے
درمیان سرور دو جہاں و سلطان پیغمبراں مبعوث
ہوئے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بھیجا ان پڑھ
لوگوں میں ایک پیغمبران ہی میں سے وہ ان پر
پڑھتا ہے اس کی آیتیں اور ان کو پاک و صاف
بناتا اور ان کو سکھاتا ہے کتاب اور حکمت
اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں پڑے
ہوئے تھے ۔ مصطفیٰ پر قرآن نازل ہوا جیسا کہ
موسیٰ پر توریت اور عیسیٰ پر انجیل نازل ہوئی
لیکن محمد رسول اللہ کی تصدیق کرنے کے لئے
مخلوق پر بڑا پردہ حائل ہوا وہ یہ کہ محمد کی تصدیق
کرنے کے بعد دنیا سے بیزار ہونا چاہیے حالانکہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زینت دیگئی لوگوں کے لئے
محبت شہوتوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی
اور چاندی سونے کے ڈھیروں کی نشاندار گھوڑوں
کی اور چوپایوں کی اور کھیتی کی یہ (ساری چیزیں
جو مذکور ہوئیں) دنیا کی زندگانی کی پونجی ہیں
اور اللہ کے یہاں اچھا ٹھکانہ ہے ۔ اگر کسی نے
کہا کہ قرآن شعر ہے اور محمد شاعر ہیں جیسا کہ اہل
کتاب نے کہا اور ہمیشہ کی لعنت. کا داغ لیگئے
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب اس پر پڑھی
جاتی ہیں ہماری آیتیں تو کہتا ہے کہ کہانیاں ہیں
اگلوں کی پس جب آپہنچا ان کے پاس جس کو پہچان

كفر واثم از دادواكفر الم يكن
الله ليغفر لهم ولا ليهديهم
سبيلا (جزء ۵ ركوع ۱۷) واذاتتلىٰ
عليهم آياتنا (جزء ۹ ركوع ۱۸)
اتخذها مزوا اولئك
لهم عذاب مهين (جزء ۲۷ ركوع ۱۸)
چوں بعد حشر بهشتیاں
دربهشت روندو دوزخیاں و دوزخ
فريق فى الجنة وفريق فى السعير
(جزء ۲۵ ركوع ۲) ونادى اصحاب الجنة
اصحاب النار ان قد وجدنا ماوعدنا
ربنا حقا فهل وجدتم ماوعد
ربكم حقا ط قالوانعم فاذن موذن
بينهم ان ل عنة الله على الظلمين
(جزء ۸ ركوع ۱۲) ونادى اصحاب النار
اصحاب الجنة ان افيضوا علينا
من الماء اومما رزقكم الله قالوا
ان الله حرمهما على الكافرين
(جزء ۸ ركوع ۱۳) پس دربر دو فرقه ناجیه
وہالک ایں آیت نازل شد - فاما من
ثقلت موازينه فهو فى عيشة
راضية واما من خفت موازينه
فامه هاوية ومادرئک ماهيه نارحامية
القسم الثالث فى محيات المهدى

رکھا تھا تو انکار کردیا اس کا ۔ واقعی جو لوگ لمان
لائے پھر منکر ہوگئے پھر لمان لائے پھر کفر کرنے
لگے پھر کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ نہ ان کی مغفرت
کرے گا اور نہ ان کو سیدھی راہ دکھائیگا ۔ اور جب
پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں تو اس کی ہنسی
اڑاتا ہے ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے
جب حشر کے بعد بہشتیاں بہشت میں جائیں گے
اور دوزخیاں دوزخ ہیں ۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا
اور ایک گروہ دوزخ میں اور پکاریں گے جنتی
لوگ دوزخیوں کو کہ ہم نے سچا پایا وہ وعدہ جو
ہم سے ہمارے پروردگار نے کیا تھا ۔ کیا تمنے
بھی وہ وعدہ جو تم سے تمھارے رب نے کیا تھا
سچا پایا ؟ وہ کہیں گے کہ ہاں پھر پکار اٹھیگا ایک
پکارنے والا ان کے بیچ میں کہ لعنت خدا کی ظالموں
پر اور پکاریں گے دوزخی لوگ جنتیوں کو کہ ڈالدو
ہمپر تھوڑا سا پانی یا کچھ اس میں سے جو تمکو روزی
دی اللہ نے وہ کہیں گے کہ اللہ نے جنت کا دانہ
پانی حرام کردیا ہے کافروں پر پس ہر دو ناجی
اور ہالک فرقوں کے باب میں یہ آیت نازل ہوئی
تو جس کے (اعمالِ نیک کے) پلے بھاری ہوں گے
تو وہ شخص پسندیدہ زندگانی میں ہوگا اور جسکے پلے ہلکے
ہوں گے تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے اور تو کیا سمجھا کہ
ہاویہ کیا ہے آگ ہے دہکتی ہوئی ۔
تیسری قسم مہدیؑ کی محیات میں جو صاحب ولایت

صاحب الولایۃ و خاتم ولایۃ النبی
بدانکه بجدہ آیات قرآن بامرالله
تعالیٰ قرات کردہ اند

(۱) ومن ذریتی ۔ روی عن المهدی علیه
السلام انه قال ان الله امرلی ان
الامام المسلم الذی دعا ابراهیم من
ذریته هو ذاتک فقط لا غیرک

(۲) فان حاجوک فقل اسلمت وجهی
لله ومن اتبعن (جزا ۳ رکوع ۱۰) روی
عن المهدی انه قال ان الله
امرلی هذا من خاص والمراد
منه ذاتک فقط

(۳) لا ولی الالباب الذین یذکرون
الله قیاما وقعودا علی جنوبهم
(جزء ۴ رکوع ۱۱) روی عن المهدی انه قال
ان الله امرلی المراد من اولی
الالباب قومک فقط

۴) فسوف یاتی الله بقوم الایۃ روی عن المهدی
انه قال ان الله امرلی ان المراد من هذا لقوم
قومک (۵) واوحی الی هذا القرآن لانذرکم
به ومن بلغ (جزء ۷ رکوع ۸) روی عن
المهدی انه قال ان الله امرلی
هذا من خاص والمراد منه ذاتک

اور نبیؑ کی ولایت کا خاتم ہے جان کہ قرآن شریف کی اٹھارہ (۹)
آیتیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے مہدیؑ نے پڑھی ہیں
وہ یہ ہیں کہ۔

(۱) اور میری ذرّیت سے حضرت مہدیؑ سے مروی ہے
آپ نے فرمایا مجھے اللہ کا حکم ہوا ہیکہ ابراہیمؑ نے اپنی
ذریت میں امام مسلم بنانے کی درخواست جو کی ہے
اس امام سے مراد فقط تیری ذات ہے۔

(۲) اس پر بھی اگر وہ (یہود) تجھ سے حجت کریں تو کہدے
اے محمدؐ میں اپنے کو متوجہ کرچکا ہوں اللہ کی طرف
اور وہ بھی متوجہ کردیگا اپنے کو اللہ کی طرف جو میرا تابع
تام ہے حضرت مہدیؑ سے مروی ہے آپنے فرمایا مجھے اللہ
کا حکم ہوا ہے کہ یہ من اتبعن کا من خاص ہے
اور اس من سے مراد فقط تیری ذات ہے۔

(۳) (بہتیری نشانیاں ہیں) عقلمندوں کے لئے جو
اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے
حضرت مہدیؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ
کا حکم ہوا ہے کہ اولی الالباب سے مراد فقط تیری قوم ہے

(۴) تو اللہ ایسی قوم موجود کریگا الخ حضرت مہدیؑ سے
مروی ہے آپ نے فرمایا مجھے اللہ کا حکم ہوا ہیکہ
اس قوم سے مراد تیری قوم ہے۔

(۵) اور وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تاکہ ڈراؤں
میں تمکو اس قرآن سے اور وہ بھی ڈرائیگا تمکو جو میرے
مقام کو پہنچا ۔ حضرت مہدیؑ سے مروی ہے آپ نے
فرمایا مجھے اللہ کا حکم ہوا ہے کہ من بلغ کا من

(۶) فان یکفربها هؤلاء فقدوکلنا بها قوما لیسوا بها بکفرین (جز ۷ رکوع ۱۶) روی عن المهدی انه قال ان الله امرلی ان المراد من هذا القوم قومک

(۷) یا یهاالنبی حسبک الله ومن اتبعک من المومنین (جزء۱۰ رکوع ۴) روی عنه الله امرلی هذا من خاص والمراد منه ذاتک

ثم فصلت من لدن حکیم خبیر (جزء ۱۱ رکوع ۱۷) روی عن المهدی انه بین هذه الایة بمراد الله علی هذا النمط

(۹) افمن کان علی بینة من ربه الایة (جزء ۱۲ رکوع ۲) قال المهدی ان الله امرلی هذا من خاص والمراد منه ذاتک

(۱۰) ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا الایة (جز ۲۲ رکوع ۱۶) روی عن المهدی انه قال ان الله امرلی ان المراد من وارثی الکتب قومک

(۱۱) وان تتولو ایستبدل قوما غیر کم ثم لایکونوا امثالکم (جزء ۲۶ رکوع ۸) روی

خاص ہے اور اس من سے مراد تیری ذات ہے۔

(۶) اگر نہ مانیں انکو (کتاب شریعت اور نبوت کو) یہ لوگ تو ہم نے مقرر کردیئے ہیں ان پر ایسے لوگ جو ان کا انکار کرنے والے نہیں۔ حضرت مہدیؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا مجھے اللہ کا حکم ہوا ہیکہ اس قوم سے مراد تیری قوم ہے۔

(۷) ای نبیؐ کافی ہے تیرے لئے اللہ اور اس کے لئے بھی جو تیرا تابع ہے مومنین سے حضرت مہدیؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا مجھے اللہ کا حکم ہوا ہیکہ من اتبعک کا من خاص ہے اور اس من سے مراد تیری ذات ہے۔

(۸) پھر تفصیل سے بیان کیجائیں گی حکمت والے باخبر اللہ کی طرف سے۔ حضرت مہدیؑ سے مروی ہے آپ نے اس آیت کو بیان فرمایا اللہ کی مراد کے موافق اسی طرح

(۹) کیا جو شخص اپنے رب کے بینہ پر ہو۔ حضرت مہدی سے مروی ہے آپ نے فرمایا مجھے اللہ کا حکم ہوا ہے کہ افمن کان کا من خاص ہے اور اس من سے مراد تیری ذات ہے۔

(۱۰) پھر ہم نے وارث بنایا کتاب کا ان لوگوں کو جنہیں ہم نے منتخب کرلیا اپنے بندوں میں سے حضرت مہدیؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا مجھے اللہ کا حکم ہوا ہیکہ قرآن کے وارثین سے مراد تیری قوم ہے۔

(۱۱) اور اگر تم روگردانی کروگے تو اللہ تمہارے بدلے لائیگا ایک قوم کو تمہارے سوائے پھر وہ (قوم)

عن المهدی انه قال امر الله لی ان هذا القوم قومک

تمہاری طرح نہیں ہوگی ۔ حضرت مہدیؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا مجھے اللہ کا حکم ہوا کہ اس قوم سے مراد تیری قوم ہے۔

(۱۲) خلق الانسان علمه البیان (جز ۲۷ رکوع ۱۱) انه قال قال الله لی ان المراد من الانسان ذاتک

(۱۲) پیدا کیا انسان کو اس کو قرآن کی تعلیم دی حضرت مہدیؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا ہے مجھے اللہ کا حکم ہوا ہے کہ انسان سے مراد تیری ذات ہے۔

(۱۳) وقلیل من الاخرین (جز ۲۷ رکوع ۲) قال المهدی بفرمان الله هم قومک

(۱۳) اور تھوڑے آخرین میں سے حضرت مہدیؑ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان سے فرمایا کہ اور تھوڑے آخرین میں سے مراد تیری قوم ہے۔

(۱۴) وثلة من الاخرین (جزء ۲۷ رکوع ۱۵) انه قال بامر الله هم قومی

(۱۴) اور ایک جماعت ہے آخرین میں سے حضرت مہدیؑ نے اللہ کے حکم سے فرمایا کہ جماعت آخرین سے مراد میری قوم ہے۔

(۱۵) وآخرین منهم لما یلحقوا بهم جز ۲۸ رکوع ۱۱ قال المهدی ان الله امر لی ان المراد وآخرین منهم قومک ومن الرسول منهم ذاتک

(۱۵) اور بھیجا آخرین میں سے جو نہیں ملے امیین سے۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہیں کے آخرین سے مراد تیری قوم ہے اور انہیں کے رسول مقدر سے مراد تیری ذات ہے

(۱٦) ثم ان علینا بیانه (جز ۲۹ رکوع ۱۷) امر الله لی یا سید محمد بلسانک

(۱٦) پھر ہم پر ہے قرآن کا بیان۔ حضرت مہدی نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اے سید محمد قرآن کا بیان تیری زبان سے ہوگا۔

(۱۷) وما تفرق الذین اوتوا الکتب الامن بعد ماجاء تهم البینة (جزء ۳۰ رکوع ۲۳) روی عن المهدی انه قال ان الله امر لی المراد بالبینة هو ذاتک فقط لا غیرک

(۱۷) اور یہ لوگ جو متفرق ہوئے جنکو کتاب دیگئی تھی تو اس کے بعد ہی متفرق ہوئے کہ ان کے پاس آیا بینہ حضرت مہدیؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا ہے مجھے اللہ کا حکم ہوا کہ بینہ سے فقط تیری ذات مراد ہے نہ کہ غیر

(۱۸) قل هذه سبیلی ادعوالی الله علی بصیرة

(۱۸) قل هذہ سبیلی ادعوالی اللہ علیٰ

انا و من اتبعنی (جزء ۱۳ رکوع ٦) بگوای محمد برگزیدہ ایں راہ من است می خوانم مردماں راسوی خدایتعالی بربینائی من وکسیکہ تابع تام من است یعنی مہدی علیہ السلام کہ اوہم دعوت کند سوی خدا تعالی بربصیرة نقلست از مہدی علیہ السلام کہ ایں من خاص است کہ دلالت ایں بر ذات من است نہ بر دیگری

پس بداں ای عزیز فی کونہ اثباتا ظاہر الا مخفیا بشئی علماء سلف وخلف فرمودند اندہمہ رابنظر معرفت باید نگریست کہ چہ فرمودہ اندوچہ دلائل جلائل آوردہ اند کما قال سید محمد گیسو دراز قال علیہ السلام ان اللہ یبعث فی ہذا الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا وقال ان المجدد فی المائۃ العاشرۃ ہوالمہدی ۔ وقال فی شرح المقاصد فذہب العلماء الی انہ امام عادل من ولد فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم یخلقہ اللہ متی اشاء ویبعثہ نصرۃ الدنیہ

بصیرة انا و من اتبعنی کہدو اے برگزیدہ محمد یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں لوگوں کو خدا تعالی کی طرف بینائی پر میں اور وہ شخص جو میرا تابع تام ہے۔ یعنی مہدی علیہ السلام کہ وہ بھی بلاتا ہے لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی طرف بینائی پر حضرت مہدی علیہ السلام سے منقول ہے آپ نے فرمایا من اتبعنی کا من خاص ہے جو دلالت کرتا ہے میری ذات پر نہ کہ دوسرے کی ذات پر

پس جان اے عزیز کہ مہدیؑ کا ثبوت ظاہر ہونے کسی چیز میں مخفی نہ ہونے کی وجہ سے (مہدیؑ کے متعلق) علمائے سلف و خلف نے جو کچھ فرمایا ہے اس کو دین کی معرفت کی آنکھ سے دیکھنا چاہیے کہ کیا فرمایا ہے اور کیسی بڑی دلیلیں لائی ہیں چنانچہ حضرت سید محمد گیسو درازؒ نے (اپنے ملفوظ میں ذکر) فرمایا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ مبعوث کریگا اس امت میں ہر صدی کے راس پر ایک ایسے شخص کو جو اس امت کے لئے اس کے دین کی تجدید کریگا اور فرمایا کہ مجدد دسویں صدی میں وہی مہدیؑ ہے اور علامہ سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد میں تحریر فرمایا ہے کہ علماء اہل سنت وجماعت نے یہ اتفاق کیا ہے کہ مہدی امام عادل ہے فاطمہ بنت رسول اللہؐ کی اولاد سے اللہ تعالیٰ پیدا کریگا مہدیؑ کو جب چاہیگا دین کی نصرت کے لئے

فعلم من ذلک علی هذالزمان
جاء المهدی کان فقیرا
صابرا متوکلا کما کان النبی
علیه السلام ولو ان الناس
ارتدوا عن التصدیق فان
الامام لاینعزل عن الامامة فثبت
ان مهدیة هذا الذات حق
و تصدیقه فرض علی کافة العاملین
وانکاره کفر بحکم الخبر من انکرالمهدی
فقد کفر . وفی نصاب الاخبار
مولد المهدی فی المدینة واعلم
ان لفظ المدینة نکرة مطلق ای
مولده المهدی یکون فی المدینة
دون مدینة رسول الله لا نه
معروف کما قال الله تعالیٰ ولا
یزالون مختلفین (جزء ۲ رکوع ۱۰) وقال
النبی علیه السلام لاتزال طایفة
من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین
الی یوم القیٰمة وصلی الله علی خیر
خلقهما الرحمٰن والهما واصحابهما
الرضوان اجمعین برحمتک یا ارحم
الراحمین

پس ان اقوال بالا سے جانا گیا کہ اسی زمانہ پر
(دسویں صدی میں) مہدی آیا دراں حالیکہ
فقیر صابر اور متوکل تھا جیسے کہ نبی تھے اور اگر
چہ لوگ مہدیؑ کی تصدیق سے پلٹ جائیں تو
امام مہدیؑ امامت سے معزول نہوں گے پس
یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت سید محمد جونپوری
کی ذات (پیغمبر صفات) کی مہدیت حق اور آپکی
تصدیق فرض ہے تمام عالم پر اور آپ کا انکار کفر
ہے اس حدیث کے حکم سے جو فرمایا رسولؐ نے کہ
جس نے انکار کیا مہدیؑ کا پس تحقیق کہ وہ کافر
ہوا نصاب اخبار میں ہے کہ مہدیؑ کا مقام
پیدائش مدینہ میں ہے اور جان کہ لفظ مدینہ نکرہ
مطلق ہے یعنی مہدیؑ کی پیدائش ہوگی مدینہ
میں نہ کہ مدینہ رسول اللہؐ میں کیونکہ مدینہ رسول
اللہ معروف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
اور ہمیشہ اختلاف میں رہتے ہیں اور نبیؐ نے
فرمایا کہ ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت
سے قتال کرتی ہوئی حق پر اور غالب قیامت
کے دن تک اور رحمت نازل کرے اللہ الرحمٰن
دونو خیر خلق پر اور ان دونو کی آل پر اور ان
دونو کے اصحاب پر تماموں پر اپنی رحمت سے
اے ارحم الراحمین۔

راقم الحروف

خاکپای گروہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام
احقر دلاور عرف گورے میاں مہدوی ساکن حیدرآباد دکن
سدی عنبر بازار محلہ پٹھان واڑی

حواشی

(۱) کیونکہ نیکی ہو یا بدی ایک کی ابتدا سے دوسروں کو بھی اس کی ترغیب ہوتی ہے از اعمال قرآنی)

(۲) نقل ہے کہ حضرت مہدی طالبان مولی کے حجروں میں جاتے تھے اگر حجروں میں (خدا کی یاد میں) مشغول پاتے بہت مہربانی فرماتے اور اگر لیٹے ہوئے پاتے تو گوجری زبان میں فرماتے۔ اچھے جی اچھے اور اگر نہ پاتے تو فرماتے کہ بے ڈھنگے ہیں حجروں میں نہیں رہتے۔ اور یہ بھی فرماتے کہ دو تین اشخاص ایک جگہ مت بیٹھو الخ (ملاحظہ ہو انصاف نامہ باب ۱۱)

(۳) حضرت میاں شیخ مصطفیؒ نے تحریر فرمایا کہ "عشاق صادق، ہمیشہ حزیں است۔ کان رسول اللہ دائم الحزن والبکاء۔ دلیل این است" (ملاحظہ ہو مکتوبات میاں شیخ گجراتیؒ مطبوعہ مکتوب نمبر (۲) یعنی عاشق صادق، ہمیشہ غمگین رہتا ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ آنحضرتؐ ہمیشہ غم اور زاری میں رہتے تھے۔

(۴) امام تو فرما رہے ہیں کہ خود کو سب سے کم جاننا اور زمانہ حال کی تعلیم یہ ہیکہ خودی اور خود پسندی کا دم بھرنا۔ استغفر اللہ۔

(۵) ابلیس لعین نے شیثؑ کے دوسرے فرزند کو تصویر کھینچنے کی ترغیب جو دی گویا اس نے بت پرستی کی ترغیب دی اور گناہ عظیم کی بنیاد ڈالی اور کہتا ہے کہ "کوئی شخص غفلت اور مصیبت میں نہ پڑے" اسی طرح آج فرمان خدا **یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین** مومنو اللہ سے ڈرو اور صادقوں کے ساتھ (ان کے اعتقاد و عمل پر) رہو۔

(۶) حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہے آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو پیدائش میں اللہ کی برابری کرتے ہیں (یعنی تصویریں کھینچتے ہیں) یہ حدیث متفق علیہ ہے (بخاری و مسلم دونو نے نقل کی ہے) حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ کے سامنے سب لوگوں سے زیادہ مصوروں کو عذاب ہو گا۔ یہ حدیث متفقہ علیہ ہے۔ حضرت ابو طلحہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس مکان میں کتا یا تصویریں ہوں اس میں فرشتے نہیں جاتے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ جس مکان میں کوئی چیز تصویروں کی ہوتی تھی اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم توڑے بغیر نہیں چھوڑتے تھے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔ (ملاحظہ ہو مشکوۃ شریف مترجم جلد دوم مطبوعہ کرزن اسٹیم پریس دہلی۔ تصویروں کا بیان)

(۷) یعنی جس طرح اور دشمنان خدا جو اس کے رسول کی مخالفت پر کمربستہ رہے انجام کار سب ہلاک ہوگئے۔ اسی طرح اے محمدؐ یہ کفار تمہاری مخالفت کر رہے ہیں اگر ان کا یہی حال رہا تو جہاں وہ (اگلے کفار) سب ہلاک ہوئے ہیں ایک یہ گروہ منکرین بھی ہلاک ہو گا (از فتح الرحمن)

(۸) فرعون میخوں والا اس لئے مشہور ہوا کہ یہ لوگوں کو چومیخا کر کے عذاب دیا کرتا تھا یا اس لئے کہ اس کے لشکر کے گھوڑوں کی میخیں چاندی سونے کی تھیں (از موضح القرآن)

(۹) حضرت میاں عبد الغفور سجاوندیؒ نے اپنی مولفہ کتاب، سجدہ آیات میں ان اٹھارہ آیتوں کو جو امام نے اللہ کے حکم سے فرمایا ہے اس کی توضیح مبرہن پیرایہ میں فرمائی ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہدیہ ناظرین کی جائیگی۔